ٹیکہ لگانا کیسا ہے

ماتھے پر قشقہ لگانا کیسا ہے

ماخوذ

فتاویٰ رضویہ

فتاویٰ شارح بخاری

اس پی ڈی ایف فائل میں "فتاویٰ رضویہ شریف"اور فتاویٰ شارح بخاری" سے سوالوں کو بغیر کسی رد بدل کے کاپی کر کے اکٹھا کر دیا گیا ہے

پھر بھی اگر کہیں غلطی نظر آئے تو اس نمبر پر ضرور اطلاع کریں: 9635863292

مسلمانوں کو پیشانی پرٹیکا لگانا خواہ وہ کسی قسم کا مانند زعفران وصندل وغیرہ کے ہوجائز ہے یانہیں

جواب

ماتھے پر قشقہ (ٹیکا) لگانا خاص شعار کفر ہے اور اپنے (ا) لئے جو شعار کفر پر راضی ہو اس پر لزوم کفر ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: من تشبہ بقوم فھو منہ جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انھیں میں سے ہے

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ)
چندوسی میں مسلمانوں نے ہنود، مشرکین سے اتفاق کرنے میں یہ آثار ظاہر کئے کہ سوائے نوبت نقارے نوازی اور ناچ رنگ نا مشروع کے ایسا مبالغہ اور عروج ان کی رسوم جلادینے میں کہ بعض فریق تلک، قشقہ، سندے برہمنوں کے ہاتھ سے اپنی پیشانی پر کھنچواکر خوش اور مسرور ہوا اور بعض فریق برہمنوں کے ساتھ جے رامچند رجی اور جے سیتاجی کی بول اٹھا اور بعض فریق نے ہمراہ ہنود تخت رواں نستہ عورتوں کے گشت کی اور وہ تخت رواں خلاف سالہائے گزشتہ پیوستہ کے بیخوف و خطر گلی کوچہ پھر اکر مسلمانوں کے جائے جلوس پر ہنود لائے، مسلمانوں نے سوائے تواضع پان، پھول اور ہار، الائچی وغیرہ ان کے آنے کا شکریہ بفخریہ ادا کرکے شیرینی کی تھالی پیش کی اس عمل سے کس فریق کی عورت نکاح سے باہر ہوئی اور کون مبتلائے کفر ہوا اور کون مرتکب گناہ کبیرہ ہوا اور ہر فریق کی توبہ کی صورت کیا ہے

جواب

وہ جنہوں نے برہمن سے قشقہ کھنچوایا وہ جنہوں نے ہنود کے ساتھ وہ جے بولی کافر ہوگئی،ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں اور وہ کہ گشت میں شریک ہوئے اگر کافر نہ ہوئے تو قریب بکفر ہیں،
حدیث میں نبی صلی اﷲ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سود مع قوم فھو منھم وفی لفظ من کثر سواد قوم ۔ جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

اور وہ جنہوں نے بت کے لانے پر شکریہ ادا کیا اور خوش ہوئے ان پر بھی بحکم فقہاء کفر لازم ہے غمز العیون میں ہے:

اتفق مشائخنا ان من رأی امر الکفار حسنا فقد کفر ۔ جس نے کافر کے عمل کو اچھا جانا وہ باتفاق مشائخ کافر ہوجاتا ہے(ت)

ان پر لازم ہے کہ توبہ کریں اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں واﷲ تعالٰی اعلم۔
فتاویٰ رضویہ جلد: ۱۴۔۳۱۹۔

سوال۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ بتقریب
اتفاق ہندو مسلمانان میرٹھ میں
ایک جلوس مہاتما گاندھی جی کا نکالا گیا جس میں ہندو
مسلمانان سب شریک تھے،علاوہ دیگر واقعات کے ایک واقعہ
مسلمانان میرٹھ کا یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے عین
جلوس میں قشقہ چندن وغیرہ مسلمانوں کے ماتھے پر لگایا ہے،
چندن لگوانے اور لگوانے والے مسلمانوں سے معلوم ہوا ہے
کہ اس چندن لگانے میں ہندوؤں کی طرف سے کوئی جبر نہ تھا
چنانچہ جن مسلمانوں نے انکار کیا انھوں نے انکار کرنے
والے مسلمانوں کے ماتھے پر نہیں لگایا، اب اس جلوس میں
شریک ہونے والے مسلمانوں کی تین قسمیں تھیں جو بترتیب
ذیل درج سوال ہیں، امیدکہ ہر ایک کا حکم شرع شریف
علمائے کرام" لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ " وہ کسی ملامت کرنے
والے کا خوف نہیں رکھتے۔ ت) کی شان پیش نظر فرماتے
ہوئے تحریر فرماکر عنداللہ ماجور ہوں:

(1)

جو مسلمان اس جلسہ میں شریک ہوئے اور
چندن لگوانے سے انکار کیا ان کی شرکت اس
جلوس میں ازروئے شریعت کیسی تھی۔

(2)

جن مسلمانوں نے چندن لگوانے سے ہندوؤں کو
روکا نہیں بلکہ لگوایا پھر بعد کو اسی وقت یا
تھوڑی دیر بعد اس جلسہ میں اپنے ہاتھوں اور
رومالوں سے صاف کرلیا ان کاکیاحکم ہے؟

(3)

جن مسلمانوں نے چندن لگوایا اور چندن لگائے
ہوئے جلسہ میں شریک رہے بلکہ چندن لگائے ہوئے
اپنے گھروں پر واپس آئے یا شام تک لگا ئے رہے، ان
کی بابت حکم شرع شریف

الجواب

حرام حرام سخت حرام تھی بلکہ فقہائے کرام کے طورپر حکم سخت تر، رسول اﷲ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ ، رواہ ابو داؤد بسند حسن و علقہ الترمذی عن سمرۃ بن جندب رضی اﷲ تعالیٰ عنہ۔

جس نے کسی مشرک کے ساتھ اتفاق کیا اور اسی کے ساتھ ٹھہرا وہ اسی کے مثل ہوگا، اسے ابوداؤد نے حضرت جندب رضی اﷲ تعالیٰ عنہ سے سند حسن سے اور ترمذی نے تعلیقًا بیان کیا۔ (ت)

دوسری حدیث میں ہے رسول اﷲ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سود مع قوم فھو منھم ۔ رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اﷲ تعالیٰ عنہ۔

جس نے کسی قوم کی کثرت بڑھائی وہ انھی میں سے ہوگا، اسے خطیب نے حضرت انس بن مالک رضی اﷲ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

تیسری حدیث میں ہے، رسول اﷲ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کثر سواد قوم فھو منھم ۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ وعلی بن معبد فی کتاب الطاعۃ والمعصیۃ عن عبداﷲ بن مسعود وابن المبارک فی الزھد عن ابی ذر من قولہ رضی اﷲ تعالیٰ عنھما۔

جس نے کسی قوم کا جتھا بڑھایا پس وہ انھی میں سے ہوگا اسے ابویعلیٰ نے مسند میں اورعلی بن معبد نے کتاب الطاعۃ و المعصیۃ میں حضرت عبداﷲ بن مسعود رضی اﷲ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا اور ابن مبارک نے زہد میں حضرت ابوذر رضی اﷲ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے طورپر نقل کیا۔ (ت)

مجمع الانہر، شرح ملتقی الابحر وفتاوٰی ظہیریہ واشباہ والنظائر وتنویرالابصار ودرمختار وغیرہا میں ہے:

یکفر بتبجیل الکافر حتی لو سلم علی الذمی تبجیلا کفروبقولہ للمجوسی یااستاذ تبجیلا ۔

کافر کی تعظیم کفر ہے حتی کہ اگر کسی نے ذمی کو تعظیما سلام کہا تو یہ کفر ہے، کسی نے مجوسی کو بطور تعظیما "یااستاد" کہا تو یہ بھی کفر ہے۔ (ت)

(2)

قشقہ کہ ماتھے پر لگایا جاتا ہے صرف شعار کفار نہیں بلکہ خاص شعار کفر بلکہ اس سے بھی اخبث خاص طریقہ عبادت مہادیو وغیرہ اصنام سے ہے اور اس کے لگانے پر راضی ہونا کفر پر رضا ہے اور اپنے لئے ثبوت کفر پر رضا بالاجماع کفر ہے، منح الروض الازہر میں ہے:

من رضی بکفر نفسہ فقد کفر ای اجماعا وبکفر غیرہ اختلف المشائخ۔

جو اپنی ذات کے کفر پر خوش ہو اور وہ بالاتفاق کافر ہے اور جو کسی کے کفر پر خوش ہوا اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔

اور کفر پر رضا جیسی سو برس کے لئے ویسے ہی ایک لمحہ کے لئے، پونچھ ڈالنے سے کفر جو واقع ہولیا مٹ نہ جائیگا جب تک از سر نو اسلام نہ لائے، جیسے جو مہادیو کے آگے دن بھر سجدہ میں پڑے رہے وہ بھی کافر اور جو سجدہ کرکے سر اٹھائے وہ بھی کافر، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

(3)

وہ کافر تھے یہ اکفر ہوئے، دونوں فریق اسلام سے نکل گئے اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے، ان پر ویسے ہی مجمع کثیر میں علی الاعلان توبہ کرنا از سر نو مسلمان ہونا فرض ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ رواہ الامام احمد فی الزھد و الطبرانی فی الکبیر

بسند حسن عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

جب کوئی برائی کا ارتکاب کرے تو توبہ بھی اسی طرح کی جائے مثلا خفیہ گناہ پر خفیہ توبہ اور اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ ضروری ہے، اسے امام احمد نے زہد میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں سند حسن کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نقل کیا ہے۔

واللہ تعالٰی اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہر میرٹھ کے اندر مہاتما گاندھی تشریف لائے۔ مجمع کثیر تھا، اہل ہنود کے بچوں نے کھیل تماشے کے طوپر اکثر مسلمانوں کے چندن لگایا اس کی بابت قاری محمد صالح پیش امام جامع مسجد صدر نے فتوٰی دیا کہ جن مسلمانوں کے چندن لگایا ہے وہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں جب تك تجدید ایمان اور دوبارہ نکاح نہ کرلیں۔ بینوا توجروا

الجواب:

مسلمانو! اﷲ واحد قہار سے ڈرو، اسلام کو کھیل تماشہ نہ بناؤ، ہنود کے بچے ان کے بالجبر لگالیتے، یہ ضرور ان کی خوشی سے ہوا یا کم از کم اسے قبول کیا، بہرحال تجدید ایمان فرض ہے اور بعد تجدید ایمان بے تجدید نکاح عورتوں کو ہاتھ نہیں لگاسکتے ۔ واﷲ تعالٰی اعلم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں :

(1)

اگر قوم ہنود کا کوئی جلسہ ہو،اور اس میں بہت سے مسلمان برضا ورغبت شامل ہوں اور ہندو مثل اپنے مسلمانوں کی پیشانیوں پر بھی چندن لگائیں، اور مسلمان بخوشی لگوائیں اور تااختتام جلسہ اس کو اپنی پیشانیوں پرباقی رکھیں، تو مسلمانوں کا اپنی پیشانیوں پرقشقہ یعنی چندن لگوانا ان کے اسلام یانکاح کے متعلق کیا حکم رکھتاہے؟

(2)

اسی جلسہ کے ہندو لیڈر کی مسلمانوں کوجے پکارنا جائز ہے یاناجائز؟
اور اس کا کیاحکم ہے؟

(3)

اور اگر بعض مسلمانوں کے بلا ان کے رضاورغبت کے چندن لگادیا گیا ہو اور انھوں نے اس کو فورا پونچھ دیا ہو تو ان کے متعلق کیاحکم ہے؟

الجواب:(1)

بخوشی لگانے دینا اور خود لگانا ایک ہی حکم ہے، شراب یا پیشاب خود پیئے یا دوسرا پلائے اور یہ منہ کھول دے دونوں ایک ہی ہیں قشقہ زنار کی طرح شعار کفر بلکہ اس سے بدتر شعار بت پرستی ہے۔ زنار بعض ملکوں کے یہود ونصارٰی میں بھی ہے اور قشقہ خاص علامت وشعار مذہب مشرکین وعبدۃ الاصنام، وہ لوگ اسلام سے خارج ہوگئے، اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے،

اشباہ والنظائر میں ہے:

عبادۃ الصنم والاعتبار بمافی قلبہ وکذا لوتزنر بزنار الیہود والنصارٰی دخل کنیستھم اولم یدخل۔

بت کی عبادت کفر ہے جو دل میں تھا اس کا اعتبار نہیں، اسی طرح حکم ہے اگر یہود ونصارٰی کا زنار باندھا خواہ ان کے گرجا میں داخل ہو یا نہ ہو۔

خلاصہ وظہیریہ ومحیط ومنح الروض الازہر وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے:

واللفظ لھذا فی الخلاصۃ من تزنر بزنار الیھود والنصارٰی وان لم یدخل کنیستھم کفر ومن شد علی وسطہ حبلا وقال ھذا زنار کفر وفی الظھیریۃ وحرم الزوج وفی المحیط لان ھذا تصریح بما ھو کفر وفی الظھیریۃ من وضع قلنسوۃ المجوس علی رأسہ فقیل لہ فقال ینبغی ان یکون القلب سویا کفر۔

خلاصہ میں الفاظ یہ ہیں اگر کسی نے یہود ونصارٰی کی طرح زنار باندھا تو کفر ہے اگرچہ ان کے گرجا میں داخل نہ ہو اور جس نے کمر میں رسی باندھی اور کہا یہ زنار ہے وہ کافر ہوجائے گا،

ظہیریہ میں ہے اس پر بیوی حرام ہوجائے گی، محیط میں ہے کیونکہ یہ صراحۃ کفر ہے، ظہیریہ میں ہے: جس نے مجوسی کی ٹوپی پہنی اس پر اعتراض کیا گیا تو کہا دل درست ہونا چاہیئے، تو یہ کفر ہے۔ (ت)

:فتاوٰی امام طاہر بخاری وبحرالرائق وتنویر الابصار ودرمختار وعالمگیری وغیرہا میں ہے

واللفظ للاول من اھدی بیضۃ الی المجوس یوم النو روز کفر ۔

یہ پہلی کتاب کے الفاظ ہیں جس نے نوروز کے دن کسی مجوسی کو انڈہ بھی تحفہ میں دیا تو یہ کفر ہے۔

:شرح فقہ اکبر میں ہے

ای لانہ اعانہ علی کفرہ واغوائہ اوتشبہ بھم فی اھدائہ ۔

کیونکہ یہ کفر واغوا پر مدد ہے یا ان کے ساتھ ہدایا میں مشابہت ہے۔ (ت)

:شفا شریف واعلام بقواطع الاسلام میں ہے

کذا (ای یکفر) من فعل فعلا اجمع المسلمون علی انہ لایصدر الامن کافر وان کان صاحبہ مصر حا بالاسلام مع فعلہ کالمشی الی الکنائس مع اھلھا بزیھم من الزنانیر وغیرھا

اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے ایسا عمل کیا جس کے بارے میں تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ یہ صرف کافروں سے صادر ہوسکتا ہے اگرچہ وہ شخص اس فعل کے ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا پھرے مثلاً اہل زنانیر کے ساتھ زنار پہن کر ان کے گرجوں میں جانا۔

(2)

حرام حرام سخت حرام، جے بولنا ہنود کا شعار ہے اور ہندو لیڈر کی جے پکارنا بحکم فقہائے کرام خود کفر ہے، حدیث میں ہے رسول اﷲ صلی اﷲ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لذٰلک العرش ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ وابویعلٰی فی مسندہ والبیھقی فی شعب الایمان عن انس بن مالک وابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اﷲ تعالٰی عنہما۔

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے (اسے امام ابن ابی الدنیا نے "ذم الغیبۃ" میں ابویعلی نے اپنی مسند میں، بیہقی نے شعب الایمان میں انس بن مالک رضی اﷲ تعالٰی عنہ سے اور ابن عدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اﷲ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

فاسق کا یہ حال ہے نہ کہ مشرک، فتاوٰی امام ظہیرالدین واشباہ علامہ محقق بحرومتن شیخ الاسلام غزی تمرتاشی وشرح مدقق علائی دمشقی و مجمع الانہر علامہ شیخی زادہ رومی وغیرہا میں ہے

تبجیل الکافر کفر فلو سلم علی الذمی تبجیلا کفر ولوقال للمجوسی یااستاذی تبجیلا کفر ۔

کافر کی تعظیم وتوقیر کفر ہے، اگر کسی نے ذمی کو بطور توقیر سلام کیا تو یہ کفر ہے، اگر کسی نے مجوسی کو تعظیما "یا استاد" کہا تو یہ بھی کفر ہے۔

(3)

قشقہ کا کفر ان پر عائد نہیں مگر ایسی جگہ کیوں گئے کہ یہ نوبت پہنچی ایسے جلسے کی شرکت ہی حرام تھی۔

ہاں ایک دقیقہ اور ہے اور بلارضا ورغبت ہونا اور ، اوراس فعل شنیع کی انتہا درجے تک کراہت وناگواری اور، اگر اس کی رغبت نہ تھی اور جس نے لگایا اس کے ساتھ اس نے وہی برتاؤکیا جو بلاوجہ منہ پر جوتا مارنے والے کے ساتھ کرتا، جب تو جانے کہ واقعی اس نے اس کفر کو مکروہ وناگوار رکھا اور اگر ہنس کر چُپ رہا اور پونچھ ڈالا یا بقدر ضرورت اس پر نہ بگڑا توجانئے کہ کراہت بھی نہیں گو رغبت نہ ہو، ولاحول ولاقوۃ الاباﷲ العلی العظیم۔

واﷲ تعالٰی اعلم۔

سوال

کچھ لوگ اپنے بچوں کو ابتدائی تعلیم کے لیے آریہ سماج یا سرسوتی ششو مندر میں بھیجتے ہیں جس میں بچوں کو سرسوتی پوجا اور وندے ماترم سکھلایا جاتا ہے اور ماتھے پر ٹیکا بھی لگایا جاتا ہے۔ ایسے اسکول میں ابتدائی تعلیم کے لیے بچوں کو بھیجنا کیسا ہے؟

الجواب ایسے اسکول میں بچوں کو تعلیم کے لیے بھیجنا اشد حرام اور منجر الی الکفر ہے، پوجا سرسوتی کی ہو یا کسی دیوی دیوتا کی شرک ہے۔ وندے ماترم کا گانا خود مشرکانہ ہے، ماتھے پر ٹیکا لگانا کفر ہے، یہ خاص ہندوؤں کا مذہبی شعار ہے اور ہندو ہونے کی علامت ۔بچے تو غیر مکلف بھی ہیں اور نا سمجھ اور ماں باپ کے تابع ، ماں باپ جہاں بھیجیں گے چلے جائیں گے۔ لیکن جب معلوم ہے کہ ان اسکولوں میں پوجا ہوتی ہے ، وندے ماترم کا گانا بچوں کو سکھایا جاتا ہے، پیشانی پر قشقہ ٹیکا لگایا جاتا ہے، ان اسکولوں میں بچوں کو بھیجنا کفر پر راضی ہونا ہے اور رضا بالکفر کفر ہے۔ ارشاد ہے : " إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ . لوگوں کو سمجھایا جائے یہ فتویٰ دکھایا جائے مان جائیں تو بہتر ہے، سمجھانے اور فتوی دکھانے پر جو لوگ نہ مانیں پھر بھی بچوں کو بھیجیں وہ لوگ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو جائیں گے ان کی بیویاں ان کے نکاح سے خارج ہو جائیں گی،
ان کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاویٰ شارح بخاری

سوال

ہمارے علاقہ میں ایک تعلیم یافتہ ، سند یافتہ بزرگ تقریباً 10 /۱۵/سال سے قیام فرما ہیں اور جن کا عقیدہ توحید ورسالت اور آخرت پر ہے اور اسی عقیدہ کے تحت فرائض وسنت وغیرہ کے حامی ہیں اپنے تمام مریدین مرد و عورت کو جن میں سبھی مذہب کے داخل ہیں یہی تعلیم دیتے ہیں قرآن وسنت و تصوف اسلامی کا ذکر و اذکار، درود و ظائف کی تلقین کرتے ہیں مریدین ہر ہفتہ شجرہ خوانی ، درود و سلام کی محفل میں شرکت کر کے خدا سے اپنے تمام امور میں استعانت طلب کرتے ہیں ان کے تمام مریدین آپس میں اخوت قائم ہے اختلاف کی جگہ ہمدردی کا جذبہ موجزن رہتا ہے۔ دیگر مذاہب کے مریدین کے یہاں جب بھی کوئی خوشی کا تیوہار یا کوئی اور موقع آیا تو ان کے والدین گرو مان کر تلک بھی لگاتے ہیں اور آرتی بھی اتارتے ہیں اس کے متعلق جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو فرماتے ہیں یہ اسلام کی کئی باتیں مانتے ہیں کیا میں ان کی دل آزاری کروں؟ میرا دین اتنا کمزور نہیں، میری جد و جہد اللہ رب العالمین اور رسول رحمۃ اللعالمین کے ماننے والوں پر ہے۔ اس پر اہل اسلام اعتراض کرتے ہیں اور طرح طرح سے لب کشائی کرتے ہیں ، اس پر موصوف فرماتے ہیں میرے مسلک میں بحث و مباحثہ کی کوئی گنجائش نہیں کیوں کہ بحثوں سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوئے (سورہ کہف) دلیل کےلیے حضرت موسیٰ جو صاحب شریعت تھے اور حضرت خضر جن کو باطن کی تعلیم کےلیے منتخب کیا واقعہ موجود ہے اور بھی بہت سے فرمان قرآن، سیرت مصطفی و عمل اہل تصوف سے پیش کیے جاسکتے ہیں طوالت کی بنا پر صرف اسی کو پیش کیا ہے میں حق پر ہوں اور خدا مستقبل میں تمام بندوں کو حق سمجھنے کی توفیق بخشے۔

جواب

قشقہ لگانا کفر ہے، یہ مشرکین کا مذہبی شعار ہے جس کسی کے ماتھے پر قشقہ کوئی دیکھتا ۔ کے ماتھے پر ہے تو یقین کر لیتا ہے یہ ہندو ہے، یہ صوفی قشقہ بہ خوشی لگواتا ہے یہ کفر پر رضا ہے اور رضا بالکفر کفر ہے اس لیے یہ صوفی کافر، مشرک ہے۔ ارشاد خداوندی ہے : " إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ . اب جب کہ تم ان کے کام پر راضی ہو تو تم بھی کافر ہو۔ اس صوفی سے بیعت ہونا حرام اور جو لوگ بیعت ہوچکے ہیں ان سب پر فرض ہے کہ اس سے فوراً علاحدہ ہو جائیں بیعت توڑنے کی بھی حاجت نہیں ، توڑی تو اس وقت جاتی ہے جب بیعت صحیح ہوتی اس سے بیعت ہی صحیح نہیں ، حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سید نا خضر علیہما السلام کے واقعے سے اس جاہل کے ارتکاب کفر سے کیا علاقہ ۔ کیا اس کو بھی من جانب اللہ حکم ہے کہ ہندوؤں کے یہاں باطنی تعلیم حاصل کرنے جاؤ اور وہ جو کچھ کریں اعتراض مت کرنا ؟ کیا ہندو اس کی پیشانی پر قشقہ لگا کر روحانی مدارج طے کراتے ہیں؟ بڑا مضبوط اس کا اسلام ہے کہ علانیہ مسلسل شرک کرے اور پھر بھی مسلمان رہے اس سے کیا بعید کہ کل جا کر شیو کا لنگ پوجے اور کہے میرا اسلام اتنا کمزور نہیں کہ لینگ پوجنے سے ختم ہو جائے ۔ مسلمان اس سے دور رہیں ، میل جول بند کر دیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاویٰ شارح بخاری